ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

موضع سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ
Sohdra

اہلحدیث

امرتسر ۔ یوم جمعہ مورخہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق ۸ فروری ۱۹۰۷ء

اغراض

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً تمدنی اور مذہبی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے

(ب) ہر قسم کے خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے عہ

روسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۱ہ/

غیر ممالک سے ۸ شلنگ

ششماہی ۴ شلنگ

آنریری والوں سے ۱۲/

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اجتہاد اور تقلید

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء)

ابھی ہم نے اس مضمون کو اس حد تک نہیں پہنچایا جس تک ہم اسکو پہنچانا چاہتے ہیں درمیان میں ہمارے دوست پر مذہب ہوکر ہمارے کام میں خلل اندازی کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے طعن و تشنیع کرکے ہمارے خیالات کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ

دست از طلب ندارم تا کام من برآید ۔ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

ایڈیٹر اہل فقہ اور اسکی کمپنی نے اپنی ابتدا سے جو ہم پر ایک طعنہ کیا ہے جسکا ہمیں ہرگز وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب"۔ مگر ایڈیٹر اہل فقہ اینڈ کو نے اس اصول کو غلط ثابت کردیا۔ اہل فقہ کمپنی نے ۱۰ جنوری کے پرچہ میں بصفحہ ۸ میری نسبت لکھا ہے۔

"مناسب کہ لیے وہ کچھ دن کسی حنفی مدرسہ میں جاکر فقہ پڑھتے تو ان کو اسکی نوبت نہ آتی کہ ایسی ٹھوکریں کھاتے مگر افسوس تو یہ ہے کہ امید نہیں کہ کسی مدرسہ میں جائیں۔ اس لئے ہم سبق پڑھا دیتے ہیں۔ پڑھو میاں مٹھو۔"

کمپنی مذکور کی شائستگی کی تو ہم بھی داد دیتے ہیں اور کوئی رنج ظاہر نہیں کرتے کیونکہ جن لوگوں کی زبان اور قلم سے امام المحدثین امام بخاری کی نسبت جرح پر جرح ہوئی ہو وہ اگر مجھ جیسے ہیچکارہ کو میاں مٹھو کہیں تو کیا تعجب ہے بلکہ ایسا نہ کہنا تعجب ہے۔ ہاں آپ اس خاکسار کو بار بار حنفی مدرسہ میں فقہ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں البتہ یہ محل تعجب ہے کیونکہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اہل فقہ کمپنی کو خوب معلوم ہے مگر پھر بھی اس کہنے سے چونکہ باز نہیں آتی۔ اسلئے آج میں فیصلہ کی یہ صورت سمجھتا ہوں کہ حنفی مدارس کی سندات نقل کردوں اور اسکے مقابلے پر اہل فقہ کے ظاہری اور باطنی ایڈیٹر معہ کمپنی کے اپنی اپنی سندات نقل کردیں۔ انکا حق ہوگا کہ ہماری اصل سندات آنکر دیکھ لیں ہمارا حق ہوگا کہ ہم بھی انکی اصل سندات حنفی مدارس کی معائنہ کرسکیں

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

سندات حنفیہ ملا حنفی عیون

[illegible]

ضروری اطلاع :۔ جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں بعد میں کرینگے تو پرچہ نہ بھیجا جائیگا بغیر قیمت خریدا اور نمبر گم شدہ دیا جائیگا

378

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۸ھ ہجری

[illegible]	[illegible]	[illegible]	تحریری	[illegible]	العبد مہتمم و مہر مدرسہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری	مستوری تلخیص	اول	تحریری	مشکوٰۃ شریف	محمد عابد
	توضیح تلویح	"	"	شرح ہدایۃ الحکمۃ	
	ہدایہ جلد ثانی	"	"	رشیدیہ	
	شرح عقائد نسفی	"	"	تحفۃ الفکر	
	سراجی	دوم	"		
	شمائل ترمذی	"	"		
	تصریح	"	"		
	میر زاہد رسالہ	"	"		
	ملا حسن	"	"		
	میبذی	"	"		

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۹ھ ہجری

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	العبد مہتمم و مہر مدرسہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری	قاضی مبارک	اول	تحریری	تخریج ہدایہ عسقلانی	محمد عابد
	حمالی	"	"	شمس بازغہ	
	حمد اللہ	"	"	صدرا تلخیص	
	مطول	"	"	الحبیر عسقلانی	
	دیوان متنبی	"	"		
	میر زاہد امور عامہ	"	"		
	مسلم الثبوت	دوم	"		
	سبعہ معلقہ	"	"		
	شمس بازغہ	"	"		
	بیضاوی شریف	"	"		
	ملا جلال	"	"		
	صدرا	"	"		
	جلالین شریف	سوم	"		

سند مدرسہ فیض عام کانپور

سند التکمیل لمن سجر فی التحصیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تمہید اور دیگر حالات کے لکھا ہے :-

تفصیل الکتب المقروۃ علی ھذا

التفسیر المسمی بانوار التنزیل للقاضی البیضاوی + والتفسیر المسمی بالجلالین + والصحیح الجامع للبخاری + والصحیح الجامع للمسلم والسنن لابی داؤد + والصحیح الجامع للترمذی + والسنن للنسائی والتوضیح والتلویح + وشرح السلم للقاضی محمد مبارک + والشمس البازغہ + والصدرا + والحواشی الزاھدیہ علی الامور العامۃ + وشرح التھذیب للدوانی مع حاشیہ الزاھدیہ + وشرح الچغمینی +

مہر مدرسہ فیض عام کانپور

یہ تو ہیں مدارس حنفیہ کی سندات ان کے علاوہ اگر سرکاری سند چاہیں تو ۱۹۰۱ء کے سرکاری امتحان **مولوی فاضل** کی انگریزی سند بھی دیکھ لیں یا سرکاری گزٹ بابت امتحان اورینٹل کالج سنہ ۱۹۰۲ء کو ملاحظہ کریں +

آب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دوست اہل فقہ کے صوری اور معنوی اڈیٹر اپنی سندات پیش کر کے اپنا مفتی ہونا بمعنے اسم فاعل ثابت کرتے ہیں یا مفتی بمعنے مفت خورہ ہی رہتے ہیں ؎

اولئک اٰبائی فجئنی بمثلھم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ناظرین ہمیں ایسا کرنے میں معذور تصور فرماویں - ہم تو اہل قلم کی تحریرات اور مقابلوں کو اوچھا پن سمجھتے ہیں مگر بقول سعدی مرحوم - "ترحم کردم بجبوری دو نان کردم" کہ وہ ایسی اوچھا پن کی باتیں کہنے اور لکھنے سے باز نہیں آتے ؎

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے + تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

(باقی باقی)

معقود الخبر کی بابت جو سراج الاخبار اور اہل فقہ نے مضمون لکھا ہے اسکا جواب کسی آئندہ پرچہ میں لکھا جائیگا +

ضروری ا...

تحفہ آریہ سماج و آریہ ... کی قیمت ... والوں سے اس ... اٹھایا ہے ... علیحدہ ٹریکٹ ... ایک ۲ ... ۳ ... ۳ ... حسب ذیل پتہ ... رسد نیوگ ... بھگوڑی اور ... وغیرہ قابل دید ...

المشتہر

عبد العزیز ... جگہ مبارک ... تعلیم القرآن ...

کرشن قادیانی کی ایک اور پیشگوئی سچی ہوگئی

اذا حدثت حنا مارو فت بعہدھا
ومن عہدھا ان لا یدوم لہا عہد

کرشن[1] قادیانی کی پیشگوئیوں کی تصدیق ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپکی تصدیق کرلیتے ہیں۔ مگر اونہی معنے سے جن سے عرب کے شوخ طبیعت شاعر متنبی نے شعر مندرجہ عنوان میں کی ہے شاعر مذکور لکھتا ہے کہ "محبوب جب وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ اوسکے وعدہ کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگی" یہی حال کرشن جی کی پیشگوئیوں کا ہے کہ جب کبھی کوئی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اسکے ضمیمے میں گویا کہہ دیتے ہیں کہ یہ سچی نہ ہوگی۔ تاہم محض اپنی کوشش سے اونکو بناتے ہیں ؎

منشی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیشگوئی مہاراج نے کی تھی۔ جو ہم جنوری کو صاف لفظوں میں جھوٹی ہوئی۔ مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہاں کے حیاداری سے خاموش رہتے۔ الٹی اکڑتے ہوئے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبے چوڑے مضمون میں مہاراج کی حمایت کرتا ہے چونکہ وہ مضمون ساری کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنوں کے اندرونہ حالات کا آئینہ ہے اسلئے ہم اسے تمام و کمال نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں ؎

ایک نشان پورا ہوا

الحکم کے ناظرین لودہانہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نو مسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ وہی شخص ہے۔ جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تہی۔ اور یہ وہی شخص ہے۔ جس نے آتھم عیسائی کی پیشگوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تہا۔ اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامت سلمہ اللہ تعالی کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور آسے عیسائیت[2] کی تائید کی دلیل ٹھیرایا تہا۔ جسپر حی و قیوم اور غیور خدا نے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کو مولوی صاحب کی گہر میں ایک خوشتر اور زندہ رہنے والے کی بشارت دی۔ جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۲ کے حاشیہ میں چھپی اور آخر ایک مدت کے ۱۵۔ فروری ۱۹۰۶ء کو رات کے دس بجے عبد الحیی سلمہ پیدا ہوا۔ اور یوں خدا تعالی کی پیشگوئی پوری ہو کر اس ہندو زادہ کی ندامت کا موجب ہوئی۔ غیور خدا نے جہاں ہمارے امام کو یہ رحمت کا نشان دیا۔ وہاں اس مخالف میں اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا۔ اس لئے حضرت حکیم الامت کیلئے گویا ابتر ہونے کی آرزو کی تہی۔ لیکن خدا تعالی کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں۔ وہ خدا کے عذاب کا مزا چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام علیہ السلام نے سعد اللہ کو مخاطب کر کے یہ پیشگوئی شائع کی ؎

حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسیوقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور ہم نے اس طرح پر آتھم کا رجوع بحق ہونا بپایہ ثبوت نہیں کہا +

یہ وہ پیشگوئی ہے۔ جسکو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء تک ۱۲ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں۔ اسکے بعد متواتر وہی شائع ہوتی رہی یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور متمول ڈاکٹری کا آدمی ایک اور شادی کر کے بھی اولاد پیدا کر سکتا تہا۔ مگر خدا تعالی کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن ابتک اسکی کوئی اولاد نہیں قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیوں نہیں۔ یہ سلسلہ نسل کا ختم ہوجانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونوں طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفت کیلئے اٹھا۔ مگر ناکام اور نامراد رہا +

[1] مرزا صاحب کو کرشن کا خطاب ہم نے نہیں دیا۔ بلکہ خود انہی کا تجویز کردہ ہے کہ انہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں اس لقب کا خود اظہار کیا تہا۔ مگر افسوس ہے کہ ایکدفعہ اظہار کر کے پھر ایسے فراموش ہیں کہ نہ اونہوں نے خود نہ انکو کسی حواری نے آپکو اس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ اس عہدے سے معزول کئے گئے ہیں (اڈیٹر)

[2] غلط کہتے ہو۔ عیسائیت کی تائید نہیں بلکہ تمہاری تکذیب میں لکہا تہا (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور پوری نامرادی کے ساتھ ۳۰ جنوری کے پہلے ہی ہفتہ فوت ہو گیا۔

اور اس طرح بانی اور انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کر گیا اس پیشگوئی میں جو اوپر دکھلائی۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ **سعد اللہ** کا ابتر رہنا۔ اس امر کا بھی ایک دلیل ہو گا۔ کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے **اعلام اور وحی** سے تھا سو آتھم کا نشان پھر روشن ہوا۔ پھر اس پیشگوئی میں **سعد اللہ کے انجام** کی خبر اس پیشگوئی میں موجود ہے۔

آخر سلسلے مرور دیکھیگا کہ تیرا کیا انجام ہو گا۔ ان الفاظ میں مرور کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہو گا۔ یہ تیسری پیشگوئی ہے۔ جو اس سلسلہ میں پوری ہوئی۔ پھر **انجام آتھم** میں جہاں حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر ۱۰۰ پر **سعد اللہ** نو مسلم مدرس لودہانہ لکھا ہوا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ

وہ گواہ رہ۔ کہ میں ان سب انسانوں کو خدا کی **لعنت** اگر شخص یہ کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہوں اور نہ تو ہین اور تکفیر کو چھوڑیں اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہوں۔ اور اے مومنو برائے خدا کہو آمین۔

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھکر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہو گا۔ کہ وہ ایک **مضبوط۔ تندرست۔ قوی الجسد** اور کم عمر تھا اور حضرت اقدس اسکے مقابلے میں بوجہ بیمار رہنے والے اور **پیر مرد** اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ۔ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اسکے مقابلہ میں آتا ہے۔ اسکے سامنے اس جہان سے چلد بستا ہے یہ خدا تعالیٰ بزرگ تر کے نشانات ہیں جنکی آنکھیں دیکھنے کی ہوں۔ دیکھیں اور جس کے سننے کے کان ہوں سنے۔" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

آخر مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے۔ اور "دروغ گو را حافظہ نباشد" کی مثل کو بالکل صادق کر دکھایا ہے منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکھا ہے۔ حالانکہ وہ پنشن یاب۔ جو گورنمنٹ کے قاعدہ سے کسیطرح مضبوط اور تندرست جوان اور کم عمر نہیں ہو سکتے۔ پھر مرزا جی کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرتے ہے

گو افسوس کہ مولوی عبد الکریم کرشن جی کے امام سے نہیں کرتا جسکی نسبت حضرت کو کئی ایک الہام ہوئے تھے۔ کہ بیماری سے صحت یاب ہو گا۔ مگر آخر کار وہ اسی بیماری میں مرا۔ خیر یہ تو اسکی معمولی لاف و گزاف ہے اب سنیئے اصل مضمون کا جواب :-

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیشگوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی جی کا الہام تھا۔ کہ منشی مرحوم **ابتر** ہو گا۔ اور ابتر کے معنے ہیں جسکی اولاد نہو۔ چنانچہ **مفردات راغب** میں (جسکو حکیم نور الدین قابل اعتماد لغات قرآنی جانکر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے :- فقیل فلان ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه یعنے ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جسکی پیچھے اولاد نہو۔ اور سنیئے **قاموس** میں ہے **الذی لا عقب له ولا نسل** اہ یعنے ابتر وہ ہے جسکی اولاد اور نسل نہو اور سنیئے **صراح** میں ہے "بے فرزند شدن"

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکھا کرتے ہیں کہ میرا اسپر عمل ہے سنیئے فقہ کی کتاب رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۵۵۴ پر ہے:

العقب عبارة عمن وجد من الولد بعد موت الانسان یعنے عقب اسکو کہتے ہیں۔ جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے۔ پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا۔ کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ اولاد ہو۔ وہ **ابتر** نہیں۔ اسی لئے جب مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو **ابتر** کہتے تھے۔ کہ آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ جسکے جواب میں یہ آیت **ان شانئک هو الابتر** نازل ہوئی تھی۔ منشی سعد اللہ مرحوم کے ہاں جوان لڑکا ہے۔ پھر وہ **ابتر** کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا۔ کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے جسکی عمر خدا کے فضل سے ۱۸-۲۰ برس کی ہے اور وہ دفتر بکاری میں ملازم ہے اور اس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب ساکن کوم ضلع لودہانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شادی ہونیوالی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اسلئے تو بڑی چالاکی اور ہوشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے۔ یہ ٹپہ اٹھاتے ہیں کہ گو لڑکا ہے مگر آگے لڑکے کی اولاد نہیں۔ اسلئے منشی صاحب **ابتر** ہیں۔ تف ہے ایسی سمجھ پر اور لعنت ہو ایسی بیجا حماقت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا۔ یہی تمہاری ایمانداری ہے کہ پیشگوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی کیجاوے۔ اور ثبوت اسکے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جاوے۔ "شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید" **سنو! خدا نے چاہا تو**

ahmadimuslim.de

ہمارا یہ خیال کہ پورحسن جھوٹا ثابت ہوگا۔ عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی ہوگی۔ لیکن بفرض محال (نصیب اعدا) اگر اُس لڑکے کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو۔ تو لڑکا ابتر ہوگا۔ نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنے تو یہ ہیں کہ اوسکی اولاد نہو (جسکو پنجابی میں **اَوْنْتَرَہ** کہتے ہیں) منشی صاحب کی اولاد تو اسوقت تک موجود ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہوگئے ۔

ناظرین! یہ ہیں مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہیں کرشن جی کے بائیں ہاتھ کے کھیل جن سے اپنی پیشگوئیوں کو زور لگا کر سچا کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہیں۔ اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

رسول قادیانی کی رسالت ٭ جہالت ہو جہالت ہے جہالت

خدا کی شان جہاں کہیں کوئی مرے۔ یا کوئی بلا عام نازل ہو۔ کہیں زلزلہ آئے کہیں طاعون ہو۔ تو یہ مخصوص پارٹی خوشیاں مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ خلوق ہمیشہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں سے کسی بلا کی خبر پہنچے ؎

شور بختان بآرزو خواہند ٭ مقبلان را زوال نعمت وجاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اسلئے منشی صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہیں جو مرحوم نے اُس زمانہ میں بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے سا اشتہار بہت طویل ہے جس نے دیکھنے ہوں۔ الہامات مرزا میں دیکھے چند اشعار یہ ہیں ؎

ارے او خود غرض خود کام مرزا ٭ ارے منحوس نافرجام مرزا

ڈبویا قادیان کا نام تو نے ٭ کہیں کیا او بد نام مرزا

کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی ٭ جو تھا شیطان کا الہام مرزا

در توبہ ہے وا ہو جا مسلمان

یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

اڈیٹر اہل فقہ جواب دین

اہل فقہ کے ہر ایک نمبر میں لکھا ہوتا ہے **الجرح علی البخاری** یعنی امام بخاری کی عیب شماری۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر اور اسکو نامہ نگار امام بخاری کی معتبر اور ثقہ نہیں جانتے۔ تاہم اڈیٹر اہل فقہ ۱۱ جنوری کے ص۳ پر لکھتا ہے کہ ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہیں۔ اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہیں کرتے کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی۔ مالکی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ **الجرح علی ابی حنیفہ** کے عنوان سے امام ابوحنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے۔ تو پھر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے؟ مہربانی سے دو حرفہ جواب دیں ۔

ہز میجسٹی امیر صاحب اور آریہ لیڈر

گل است سعدی و در نظر دشمناں خار است

امیر صاحب جب سے ہندوستان میں آئے ہیں چاروں طرف سے آپکی فرزانگی کی داد آتی ہے۔ ہز میجسٹی نے گائے کی قربانی کے متعلق اپنے آدمیوں کو جو منع کیا کہ ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب ہے۔ اسپر جہاں تمام ہندوستان کے ہندو خوش ہیں جلوس پر جلسے کرتے ہیں۔ امیر صاحب کو شکریہ اور دعاؤں کے تار دیتے ہیں وہاں ایک آریہ لیڈر پرچارک جالندھر کا اڈیٹر دور کی سوچتا ہے۔ لکھتا ہے :-کہ

"امیر صاحب نے اپنی بے تعصب سپرٹ کا خود اظہار کیا کہ جب ہندو جن کو شیعوں کو وہ بُرا نہیں سمجھ سکتے۔ انکی خاطر کے مستحق ہیں تو پھر شیعوں کو اُن کو تعصب کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی نازک دماغ آدمی ہو۔ اور اوسکو ہندوستان سے کچھ تعلق نہ ہو۔ تو اس کل بیان کو پڑھکر اُس کے دل میں ضرور یہ خیال پیدا ہو۔ کہ جو شخص اس طرح کی رائے کا اظہار کرتا ہے وہ ضرور ملک ہند کے تسخیر کا کسیوقت ارادہ رکھتا ہے۔ میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ جبتک امیر صاحب کا سفر ختم نہ ہو جاوے۔ اور اوسکو بعد بھی کچھ عرصہ نہ گذر جائے۔ تب تک یہ رائے دینا ناممکن ہے کہ امیر کابل کے سفر ہندوستان کا اصلی مدعا کیا تھا۔" (دیکھو پرچارک ۲۵ جنوری ص۳)

اُس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی ٭ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

بھلا اگر امیر صاحب کے اتنا کہنے سے ہندوستان کی تسخیر کا ارادہ ثابت ہوتا ہو تو کیا حاکم اُس لیڈر کا جو صاف لکھتا ہے کہ

"جب تک وہ دن آویں تب ملک کے رہنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف ہو گئی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے۔ لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے غیر ملک والوں کا راج پورا آرام دہ نہیں ہوتا ۔"

جانتے ہو۔ یہ لیڈر کون ہے؟ سنو! یہ **سوامی دیانندجی مہاراج ہیں۔**

ahmadimuslim.de

ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحہ ۲۹۰ پر لکھتے ہیں کیا ایسے خیالات دل دماغ میں رکھنے والے بلکہ چھاپ کر شائع کرنے والے اور اردو کا عام زبان اردو میں ترجمہ کرنے والے اور اوسپر ایمان اور اعتقاد رکھنے والے بھی ہندوستان کے فتح کرنے اور انگریزوں کو نکالدینے کا سودائے خام رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ مہربانی سے اڈیٹر صاحب اس کا صاف جواب دیں۔

مدرسہ احمدیہ کو فنڈ

مدرسہ احمدیہ کو فنڈ میں خریدار اہلحدیث نمبر ۶۰۰۳ جو نام لکھنے کی اجازت نہیں دیتے ۱۰ مبلغ عار مرحمت فرماتے ہیں معہ سابقہ از اڈیٹر کل معہ جزاء اللہ

اہلحدیث کانفرنس

اہلحدیث کانفرنس کی بابت سب کچھ لکھا گیا مگر افسوس کہ بعض دوستوں نے یوں سمجھا ہے۔ کہ خریداران اخبار اہلحدیث سے چندہ کانفرنس لیا جائیگا۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ چندہ ممبری کو قیمت اخبار سے کوئی تعلق نہیں۔ چندہ ممبری ان سے لیا جاویگا۔ جو ممبر ہوگا۔ خواہ اخبار کا خریدار نہ ہو۔ قیمت اخبار اس سے لیجاویگی۔ جو اخبار خریدیگا۔ خواہ کانفرنس کا ممبر ہو یا نہ ہو۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جن جن احباب کی رائیں اخبار میں بتائید کانفرنس درج ہو چکی ہیں۔ وہ اور جنہوں نے جلسہ آرہ پر منظوری دی تھی۔ وہ سب درج رجسٹر ممبری ہو چکے ہیں۔ رجسٹر رسائل وغیرہ طیار ہو چکے ہیں قواعد منظور ہو کر زیر طبع ہیں اور حامیان اہلحدیث خوب کوشش کریں کہ ممبران کی تعداد میں اضافہ ہو۔ چندہ ممبری جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین اہل حدیث کانفرنس بمقام ڈیانواں ڈاکخانہ کرائے پرسرائے ضلع پٹنہ بھیجیں اور درخواست ممبری سکرٹری کے پاس روانہ کریں کسی نمبر میں ممبروں کی فہرست درج ہوگی۔

ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

چند دنوں سے ناظرین کو اہلحدیث کی اشاعت کیطرف توجہ نہیں دلائی گئی۔ جس سے شائد اس نتیجہ پر پہنچے ہوں کہ اب کافی اشاعت ہو گئی ہے نہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہو کہ ناظرین کے ملال خاطر کے خوف سے وقفہ دیا گیا ہو آج ایک مہربان کا عنایت نامہ درج کرتے ہیں۔ جو ہم نے کہا تھا۔ انہی کے الفاظ میں معروض ہے۔ امید ہو سکتا ناظرین توجہ سے نہ صرف پڑھینگے۔ بلکہ عمل بھی کرینگے۔ عنایت نامہ یہ ہے:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھکو اس پرچہ اہلحدیث کے مطالعہ و اشاعت کا از حد شوق و تمنا رہتا ہے مگر بباعث اشغال درس تدریس کے فرصت سیر و سفر بہت کم ملتی ہے۔ چنانچہ عرصہ ایک برس سے کچھ زائد ہوا کہ کچھ کوشش کیا تو چھ خریدار بناکر آپ سے ان لوگوں کے نام پرچہ جاری کروایا۔ اور اسکی ترقی کی خبر سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوتی ہے اور سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اے پروردگار تو اس اسلامی پرچہ کو ایسی ترقی اور اشاعت عطا فرما۔ کہ ہر اسلامی بھائیوں کے ہاتھوں میں نظر آوے اور اب میں اپنے پیارے ناظرین کی خدمت میں سچے دل سے عرض کرتا ہوں کہ اے قوم کے بہی خواہو۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس پرچہ کی اشاعت میں کوشش و توجہ فرمائیے اور اسکی اشاعت کی تحریک کو ایک ضروری امر خیال فرماکر اپنے احباب اور اپنے حلقہ اثر میں خالص دل سے کام لیجئے اور اپنا فرض منصبی سمجھئے۔ نہایت افسوس اے پیارو بھائیو ہم جب دوسری قوموں کو دیکھتے ہیں کہ اپنے باطل مذہبوں کی اشاعت میں اپنی جان و مال کا ذرا بھی دریغ نہیں کرتے اور میرے اسلامی بھائی غفلت میں پڑے ہوئے خراٹے لے رہے ہیں۔ تو دل پاش پاش ہو جاتا ہے ساری قومیں ہیں کہ آگے بڑھتی جاتی ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارا قدم پیچھے ہٹتا جاتا ہے ؎

تو دستگیر شو اے خالق کریم کہ من
پیادہ میروم و ہمرہاں سوارانند

اگر مناسب سمجھیں تو بعض مضمون بالا کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیں

راقم خادم قوم نواب علی اندیودہ ضلع دربھنگہ

تفسیر بیعہ کی ممانعت کا اشتہار طیار ہو چکا ہے۔ جن جن صاحبوں نے طلب کیا تھا۔ وہ سب کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔ اور جو اصحاب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ جلد منگوالیں۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے علماء اسلام کے دستخط آئے تھے۔ خدا تعالیٰ اس بدرسم کو مسلمانوں سے دور کرے اور علماء کو نیک جزا دے۔

تفسیر ثنائی

جلد اول ۱۲ جلد دوم ۱۲ جلد سوم ۱۲ جلد چہارم ۱۲
ہر چہار جلد کی قیمت معہ محصول (۳)

اصول فقہ کا علم ... (قرآن، تفسیر، حدیث، اصول) [illegible] قیمت [illegible] (پتہ) منیجر اخبار اہل حدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سوال از علماء احناف

(از نامہ نگار)

ناظرین اچھی طرح واقف ہیں کہ مذہب حنفی میں آجکل جو کچھ التزام مذہب کا دعویٰ ہو رہا ہے اور جو کچھ یہ اپنے آپ کو پابند مذہب کا خیال کرتے ہیں ہم آج آپ سب کے سامنے علماء احناف کو عموماً اور اہل فقہ کے ہونہار ایڈیٹر کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے ذیل کے مضمون کا رد باقاعدہ اور اصول سے دیں اگر جواب باقاعدہ نہ ہوگا تو ہم ہرگز جواب الجواب نہیں دینگے اور یہ کہ آپ لوگوں کی تقلید کا التزام کا خیال محض خام ہو کیونکہ شخصی تقلید کا التزام آجتک نہ تو علماء احناف ہوئے یا آئندہ ہونگے نہ کبھی ہوا۔ اور نہ ہو سکیگا۔ یا ایک ہی امام کی تقلید کا التزام بہت دشوار ہے ہم اپنی تحقیق میں اکثر علماء احناف محققین کو مقلد شخصی نہیں پاتے جیسے اب ہم بطور نمونہ مشتے از خروارے چند بزرگ علماء مقلدین کے اقوال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ حافظ الفقہ فاضل اخون حبیب اللہ قندھاری حنفی نے منتخب الحصول میں فرمایا ہے:۔ وَهَلْ يُقَلِّدُ المقلد العامل بمذهب في حكم غيره المختار نعم للقطع بان المستفتين من عصر الصحابة وهلم جرا كانوا يستفتون مرة واحداً واخرى غيره غير ملتزمين مفتياً واحداً وشاع ذالك وتكرر ولم ينكر فكان اجماعاً على ان التزام مذهب معين غير لازم واختلف في انه هل هو ملزم بمعنى انه لو التزمه فهل يلزمه الاستمرار عليه على ثلثة اقوال فقيل نعم لان الالتزام يبتني على ظن حقية فيجب على موجبه وقيل لا اذ لا واجب الا ما اوجبه الله ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب امام بعينه فيقلده في كل ما ياتي ويذر غيره والالتزام لما لم يكن ملزماً من الشرع كان بمنزلة التزام كذا الفلاني من غير ان يكون له عليه في التقرير وهو الاصح في الرافعي وغيره بل قال ابن حزم اجمعوا على انه لا يحل لحاكم ولا مفت تقليد رجل فلا يحكم ولا يفتي الا بقوله انتهى۔ وقد انطوت القرون الفاضلة على عدم القول بذالك بل لا يصح للعامي مذهب ولو تمذهب به لان المذهب انما يكون لمن له نوع نظر واستدلال ومعرفة باقوال امامه والاحكام۔ واما من لم يتاهل لذالك وقال انا حنفي او شافعي كان لغواً كقوله انا فقيه او نحوي۔ انتہی

مختصر ترجمہ۔ بالاجماع قرون سابقہ سے التزام مذہب معین (دوسرے لفظوں میں تقلید شخصی) لازم نہیں اگر کوئی اپنی طرف سے التزام کا دعویٰ کرے تو پھر اوسکو لئے تین قول ہیں۔ لیکن صحیح اور فی الحقیقت بات تو یہاں یہی ہے کہ التزام مذہب معین کا حکم نہیں کیونکہ خداوند کریم نے کچھ بھی واجب نہیں کیا کہ ایک ہی امام کے مقلد ایک ہی مذہب کو پکڑے رہیں۔ اور عامی کے لئے تو تقلید شخصی درست ہی نہیں۔ کیونکہ مذہب تو اوسکا ہوتا ہے۔ جسکو کچھ معرفت دلیل اور احکام میں ہو۔ اگر عامی ہو۔ جاہل ہو۔ زبردستی کہے کہ میں حنفی المذہب ہوں یا شافعی مذہب رکھتا ہوں تو وہ ایسی لغو اور لچر بات ہے۔ جیسا کوئی اپنے کو کہے کہ میں نحوی ہوں یا فقیہ ہوں) اور دیکھو مشہور حنفی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر مظہری میں تحت آیت کریمہ قل یا اهل الكتٰب تعالوا الى آہ۔ بعد نقل حدیث عدی ابن حاتم کے ارشاد فرماتے ہیں ومن هنا يظهر انه اذا ثبت عند احد حديث مرفوع عن النبي صلى الله عليه وسلم سالماً عن المعارضة ولم يظهر له ناسخ وكان فتوى ابي حنيفة رحمه الله مثلاً خلافه۔ وقد ذهب على وفق الحديث احد من الائمة الاربعة يجب عليه اتباع الحديث الثابت ولا يمنعه الجمود على مذهبه من ذالك لئلا يلزم اتخاذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله (مختصر ترجمہ) جب مرفوع صحیح حدیث مل جاوے اور مثلاً ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا فتویٰ خلاف اوسکی ہو اور کسی ایک امام کا فتویٰ موافق حدیث ہو۔ تو اتباع حدیث ثابت حدیث مرفوع کا سب پر واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ (بلکہ اپنے ہی امام کے اقوال پر اڑے رہینگے) تو ایسی تقلید بدلیل۔ قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله شرک ہو جائیگی۔ اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے کسی پر یہ بار نہیں ڈالا ہے کہ تم حنفی ہو جاؤ۔ شافعی ہو جاؤ۔ حنفی مذہب ہی کا التزام کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ اگر اہل علم ہو۔ تو قرآن وحدیث پر عمل کرے اگر جاہل ہو تو بلا تخصیص کسی عالم سے کسی مسئلہ کو پوچھ لے۔ چنانچہ شرح عین العلم میں فرماتے ہیں:۔ ومن المعلوم ان الله سبحانه وتعالى ما كلف احداً ان يكون حنفياً او مالكياً او شافعياً او حنبلياً بل كلفهم ان يعملوا بالكتاب والسنة ان كانوا علماء ويقلدوا العلماء ان كانوا جهلاء۔ افسوس کہ پھر آپنے یہ حنفی مذہب کا بار ڈالا یا شافعی مذہب کا اور جبکہ علماء حنفی خود متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ حنفی یا شافعی ہی ہو ضرور نہیں بلکہ اگر عامی ایک ہی مسئلہ سے واقف نہیں تو اپنے شیخ وغیرہ سے پوچھ لے جیسے ابھی ملا علی قاری کی عبارت دیکھ آئے ہیں ویقلدوا العلماء ان کانوا جہلاء تو کیا معنے کہ زبردستی جاری رکھے کہ پابند ہو جاویں۔ ملا علی قاری حنفی نے جو عام قاعدہ رکھدیا۔ یعنے ویقلدوا العلماء۔ علماء کے لفظ میں عام ذی علم داخل ہیں کسی ایک کی تقلید کے التزام کا حکم نہیں اور سنئے۔ سید بادشاہ نے شرح تحریر میں فرمایا ہے:۔

ahmadimuslim.de

فان ارادوا یعنی المشائخ القائلین من الحنفیۃ بان المنتقل من مذہب الی مذہب آثم یوجب التعزیر ان ارادوا ہذا الالتزام فلا دلیل علی اتباع المجتہد المعین بالزام نفسہ ذالک قولا او نیۃ شرعا انتہی (مختصر ترجمہ) مشائخ حنفیہ نے جو خیال کیا ہے۔ کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں انتقال کرنا گناہ ہے۔ اور جو التزام مذہب کا دعوی رکھتے ہیں اسپر کوئی دلیل نہیں اتباع اور تقلید ایک ہی امام کے کرنے پر کوئی سند نہیں) اور سنو اخرج الخطیب البغدادی ان ابا اسحٰق من الشافعیۃ کان لیستفتی ویہا یفتی لغیر مذہب الشافعی ولا ابی حنیفۃ فیقال لہ ہذا یخالف مذہبک فیقول ویلکم حدیث فلان عن فلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (متعقب من ترجمہ) ابو اسحٰق جو شافعی مذہب رکھتے تھے۔ کبھی اپنے مذہب کے خلاف حدیث صحیح پر فتوی دیتے [illegible] اپنے شافعی یا حنفی مذہب کے خلاف فتوی دیا تو آپ فرماتے [illegible] کیسے جو بیل ایک مقام و منزل ہے اس میں جاکر [illegible] یا حدیث رسول اللہ کے مقابل پیش کرتا ہے یہاں تک ہم صرف علماء مقلدین ہی کے اقوال سے یہ بات ثابت کرتے گئے کہ تقلید کا التزام غیر ممکن ہے مگر اب ہم مذہب کے قابل فخر [illegible] ابو حنیفہ [illegible] کے اقوال پیش کرتے ہیں جن کو دیکھنے سے اور بغور انصاف سے غور کرنے سے آپ خوب سمجھ جاؤ گے کہ بیشک تقلید شخصی اور تقلید شخصی کا التزام خیال خام ہے۔ دیکھو اور بغض انصاف سے دیکھو امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ امام ابی حنیفہ سے نقل کیا ہے۔ انہ یعنی ابا حنیفۃ سئل اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول ثم قیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی (ترجمہ) کسی نے حضرت امام ابی حنیفہ سے پوچھا جب آپکا قول قرآن یا حدیث کے یا اصحاب کے خلاف ہو تو کیا کیا جائے آپنے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دینا اور امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں وکان الامام مالک یقول ما من احد الا ومأخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یواقیت الجواہر) ترجمہ:۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اسکے قول سے اخذ نہ ہو اور وہ کلام اور اسکا رد نہ ہو سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی قول امام [illegible] رد کر دینا چاہئے) یواقیت میں امام [illegible] فرماتے ہیں:۔ انہ یعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعوہ واعلموا انہ مذہبی انتہی (ترجمہ) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا جب حدیث صحیح تمکو پہنچے اور میرا مذہب خلاف حدیث ہو۔ تو میرے مذہب کو چھوڑ دینا اور حدیث رسول اللہ کر لینا۔ اور یواقیت الجواہر میں شعرانی فرماتے ہیں وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام وقال ایضا لا تقلدونی ولا مالکا ولا النخعی ولا غیرہم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ (ترجمہ) حضرت امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے تھے۔ کہ کسی کو کلام اللہ و رسول سے معارضہ کرنیکا حق نہیں نہ تقلید میری کیجاوے۔ نہ امام مالک نہ امام نخعی کی بلکہ موافق قرآن و حدیث کے چلو

ناظرین اب ہمارے ان سب اقوالات کو پیش کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ تقلید شخصی جائز نہیں اگر کوئی التزام مذہب کا دعوی کرے وہ باطل ہے اور ہم نے جتنے اقوال پیش کئے ہیں۔ یا تو علماء مقلدین کے ہیں یا حضرات ائمہ اربعہ کے۔ اب علماء احناف سے سوال ہے۔ کہ یا تو ان اقوال کو غلط ٹھیراؤ۔ یا ہمارے دعوے کو غلط۔ تعجب نہیں کہ تقلید شخصی کے جوش و خروش میں علماء مذکورہ کے اقوال کو بھی غلط ٹھیرا دیں اور دو چار سنا دیں۔ کیونکہ یہ تو [illegible] کا اول کام ہے دوسرا یہ کہ کیا یہ ہے کہ ہم کتب فقہ معتبرہ میں عموما حضرت امام ابی حنیفہ کے اقوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے صاحبین وغیرہما کے اقوال پر فتوی دیا ہوا پاتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ صاحبین کا قول یہ ہے صاحبین نے امام صاحب پر ترجیح کی ہے۔ اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اکثر فتاوی صاحبین کے قول پر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اور شاگردوں کے قول پر بھی پھر حیرت ہے کہ تقلید کے التزام کے دعوی کرنیوالے صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول کو کیوں لیتے ہیں جب التزام کا دعوی ہے تو امام ہی کے اقوال کو کافی سمجھنا چاہئے اسلئے ہم کہتے ہیں اور ہمارا دعوی صحیح ہے کہ التزام مذہب اور تقلید شخصی کا خیال محض باطل ہے جیسے ابھی آپ خود علماء مقلدین کے اقوال سے ہمارے دعوے کی ثبوت پاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس اختلاف سے آپکی تقلید شخصی کہاں قائم رہتی ہے اور اس اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ جواب باقاعدہ ہو۔ جبھی ہم آپکے جواب کا جواب دینگے اس ایسے اختلاف کی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے۔ کہ خود صاحبین اور جتنے شاگرد کہ امام ابو حنیفہ رح کے تھے وہ سب تقلید شخصی کو برا سمجھتے تھے۔ جبھی وہ ذات اپنے استاد کے خلاف حکم کرتے تھے۔

(التماس) میری ہماری جماعت میں [illegible] بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ کبھی اس پر بحث کرینگے۔ کہ حنفیہ اولیاء اللہ جنکو زمانہ ولی مانتا ہے۔ وہ مقلد شخصی نہیں تھے۔ بلکہ ان کی تقلید عام ہوتی تھی اور یہی ثابت کرینگے کہ تقلید شخصی بری ہے۔ راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآباد دکن محلہ [illegible]

رپورٹ مدرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول

الحمد للہ علی کل حال بامید ثواب الدال علی الخیر کفاعلہ خاکسار نے نصف ماہ رمضان و عید الفطر سفر میں طے کیا مگر اصلی غرض کہ غربا مدرسین کے لئے تقدری پیدا کی ہو جائے ۔ اور مسجد باقیات الصالحات بن جاوے ۔ پوری نہ ہوئی ۔ کہ بعض حضرات خود پریشان ملے بہ نسبت سال گذشتہ عطیہ کم دیئے ۔ بعض خود سفر میں تھے ۔ بعض کے پاس پہنچ نہ ہوئی ۔ کہ ۲۷ نومبر کو خاکسار نوکری پر پہنچ گیا اور اب تک بوجہ علالت و ملازمت کسی صاحب کو حالت موجودہ سے مطلع نہ کر سکا

اکثر احباب پوچھتے ہیں تو ضرور ہا کہ بذریعہ اخبار گہربار مطلع کروں لیقین کہ نظر انعام عام و فیاضی تمام بحکم تعاونوا علی البر درج فرما کر ناظرین کو مطلع فرماویں غربا و مجلس باقیات کو ممنون و مشکور فرماویں ۔ خلاصہ یہ ہو کہ یہ مدرسہ ۱۹۰۱ء میں حسب فرمان و خوشخبری مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ انہ سَنَّ امر النار یعنی حسن تربیت و تعلیم لڑکیوں کی جو بچاؤ از نار دوزخ ہے ۔ میرے والد ماجد حضرت قاضی محمد عبد القادر نور اللہ مرقدہ نے افتتاح فرمایا تھا ۔ اور بامید اسکے کہ ان کی حسن تعلیم سے انکا تعلیمی خرچ اور تعلیمیافتہ لڑکیاں بحکم حدیث شریف اذا مات الانسان انقطع عملہ الخ موجب صدقہ جاریہ و باقیات صالحات ہوں ۔ مکان مدرسہ جیب خاص سے خرید فرما کر وقف للہ فرمایا ۔ اور سعی بلیغ کیا کہ قومی کمائی سے مدد مسلمانان مزید ملن کی قوت بسری ہو ۔ مگر افسوس کہ ایک ہی سال میں حضرت رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

فضل الہی ہے کہ اب تک یہ مدرسہ ترقی کے ساتھ جاری ہے ۔ شتر لڑکیاں قرآن کریم اور رسائل انجمن حمایت اسلام لاہور ۔ تاریخ اسلامی ۔ خصائل النبی مطبوعہ اہل حدیث پڑھتی ہیں حساب سیکھتی ہیں ۔ ان سے کچھ پائی فیس ماہوار نہیں لیجاتی ہے ۔ نہ کوئی چندہ مقرر ہے صرف توکل علی اللہ سعی کیجاتی ہے ۔

تعمیر مکان مدرسہ کیساتھ مسجد باقیات کا چبوترہ قبلہ رخ کی کمان تیار ہو کر کام بند ہو گیا ہے ۔ اگرچہ پتھر موجود ہے ۔ پھ چندہ اور مزدوری کے لئے خدا کے خاص بندے توجہ فرما دیں تو انشاء اللہ مسجد تیار ہو جاتی ہے ۔ بالفعل اسی بجا بانس کا چھپر ڈالکر نماز ظہر و عصر لڑکیوں کو پڑھائی جاتی ہے کہ علم کیساتھ عمل کی عادت ہو جاوے ۔

ماشاء اللہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ۔ انکا وضو ۔ انکی نماز ۔ ان کی دعا ۔ لائق رحم مستحق نصرت خدا ہے ۔

غربا کرنول اسکی سنبھال سے عاجز ہیں ۔ شروع سے ہی اکثر حضرات حیدرآباد و مدراس و حیدر آباد ۔ حضرات مدراس وغیرہ اسکے سامان رہے ہیں ۔ اس سال تک رمضان میں حضرات نے عطیہ دیا ہے ۔ اسی کیساتھ عرض ہے کہ بطور رسید و اطلاع خاص و عام طبع اخبار ہو جاوے اور آئندہ بھی حسب موقع امداد فرماویں بمبر کریاں کار و شعار نیت ۔

سیکرٹری مدرسہ باقیات الصالحات جناب خان بہادر حاجی منشی سلطان محمود صاحب پنشنر نوی میپل کرنول شہر کے نام تمام زر چندہ وغیرہ آنا چاہئیے ۔

الملتمس خادم خاکسار محمد عبد الرحیم قاضی کرنول و مدرس گورنمنٹ محمڈن گرلس سکول کرنول

واعظان اسلام توجہ فرماویں

گذارش عرض ضروری اینکہ مجھکو اکثر میلہ جات

متصل حاجی پور سون پور بحیثیت خریداری اشیاء وغیرہ کے جانا ہوتا ہے ۔ دو ایک برس کے میلہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آریہ پارٹی کا سلسلہ انجمن کے طور سے آتا ہے اور اسلام اور اہل اسلام پر ایسے ایسے اعتراض بے تہذیبی سے کرتا ہے کہ قابل تحریر نہیں اسوقت اوسکا جواب دینے والا کوئی اہل اسلام کی طرف سے مقابل نہیں ہوتا ۔ عجب نہیں کہ شدہ مرض بعض مسلمانان ہند مرض میں مبتلا ہو جائیں لہذا ایک انجمن اہلحدیث میلہ چھپرہ سالانہ شاخ جلسہ مذاکرہ علمیہ ہونا چاہئیے اور جس کے مہتمم اور صدر انجمن مولانا جناب حافظ عبد اللطیف صاحب و حضرت جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب ہوں اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب کیلئے جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (دیوبندی فاضل) امرتسری شیر پنجاب ہوں ۔ بس اسقدر گذارش عرض ہے ۔ آنصاحبان کی کوشش سے یہ انجمن قائم ہونی بہت سہل ہے ۔ اور دیگر اضلاع کے اہل اسلام کو عموماً اور چھپرہ ۔ پٹنہ حاجی پور مظفرپور کے اہل اسلام کو خصوصاً اسطرف توجہ کرنی چاہئیے ۔ مجملہ اہل اسلام عموماً اور اہلحدیث خصوصاً اس کام میں امداد فرماویں ۔ اطہر حسین خریدار از بازید پور ضلع مظفرپور

(ایڈیٹر) اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد ایسی ہی ضرورتوں کے لئے رکھی گئی ہے آپ کانفرنس کی ممبری خود بھی منظور کریں اور دوستوں کو بھی ترغیب دیں ۔ پھر دیکھیں کہ ایسے کام کیسے آسانی سے ہو جایا کریں گے ۔

تقریظات (ریویوز)

امرت کی دوا

نام دوا ہی ہے کہ تمام امراض کو مفید ہو ۔ اتنی بات ہماری سمجھ میں آئی ہے کہ ہاضمہ کے متعلق امراض کیلئے مفید ہو ۔ خصوصاً عیال دار گھر میں اسکا ہونا ضروری ہو قیمت فیشیشی ۸ (آنہ) پنڈت ٹھاکر دت شرما دفتر اخبار و پبلش ادیکار کے لاہور

اطلاع ۔ یہ مضمون دیرینہ تھے ۔ اس لئے فتوے درج نہیں ہوئے (مینیجر)

ahmadimuslim.de

تذکیر الاخوان

خطبہ میں بزبان سلیس وعظ کرنیکا ثبوت معقول دیا ہے
قیمت ۱ر (پتہ) کلکتہ کولوٹولہ رتو سرکار لین ۱۶
مولوی ضیاء الرحمن صاحب

روئداد انجمن ہدایت الاسلام دہلی

یہ انجمن ہنوز ایک شیر خوار بچہ ہے مگر مقاصد اسکے نہایت اعلی ہیں یعنی اسلام کی اشاعت چنانچہ اس ایک ہی سال کے عرصہ میں انجمن معروفہ نے بہت کچھ کر دکھایا۔ ہماری دعا ہے خدا اس انجمن کو روز افزوں ترقی دے۔ مگر جب اسباب پر غور کرتے ہیں۔ کہ شہر دہلی میں کیا غرض اشاعت اسلام بھی ہے تو ہمیں رنج ہوتا ہے کہ مسلمان کیوں اس کام میں توجہ نہیں کرتے۔ کیا مسلمان اسپر غور کرینگے اسکے علاوہ رپورٹ میں بھی چند ایک نقص ہیں۔ ... کا نام بار بار غلط لکھا ہے سر صدق پر ... جناب مکرم مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی کی ایک تحریر ہے جس سے نہیں معلوم ہوتا کہ مولانا کس حیثیت سے لکھ رہے ہیں۔ معاون ہیں۔ رکن ہیں۔ عہدہ دار ہیں۔ پھر خود ... کے شمار میں ... لکھا ہے ... اس ... کی کوئی کیفیت نہیں بتلائی۔ لیکن ... الشاعر کی مصداق۔ اسی قسم کی بعض اور بھی فروگذاشتیں ہیں۔ جنکا اصل مطلب ... ہوں مگر زمانہ کی تہذیب ... نہیں کرتی اور علماء کا قول ہے ... اہل ... بہرحال انجمن مذکور اس قابل ہے کہ کل مسلمان اس میں شریک ہوں۔ مزید معلومات کیلئے دفتر انجمن ہدایت الاسلام دہلی سے خط و کتابت کریں۔

تفسیر فرشی

پچیسویں پارہ قرآن شریف کی تفسیر ہے مخالفین کے متعلق حواشی میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مصنف اگر بعض مرزائی توجیہات متعلقہ لیلۃ القدر سے اپنی اس تصنیف کو پاک رکھتا تو بہت اچھا ہوتا۔ تاہم مجموعی حیثیت سے قابل قدر ہے۔ قیمت ۸ (پتہ) دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

عناصر قدیم و جدید

اس کتاب میں عناصر قدیمہ و جدیدہ کی مفصل تحقیق کیگئی ہے کچھ شک نہیں اردو میں اپنے مذاق کی پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۸ کتاب کی ضخامت اور صفائی کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ (پتہ) بابو تراب علی اسپیکٹنگ ... اسکول ... (بنگال)

شہادت حسین

مرزا حیرت دہلوی منکر شہادت کے مقابلہ میں خاندان پھلواری سے یہ رسالہ ثبوت شہادت میں لکھا ہے اس بحث کے کے متعلق کافی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں
(پتہ) حسن سلمان ۔ پھلواری ۔ پٹنہ

شیخ عبد الحق (سابق لیشنداس) کی رپورٹ

جناب مولانا ... السلام علیکم کے بعد آپکو معلوم ہو۔ بعد عید کے جنگل میں گیا جاتے ہی مرض نے پھر ستایا۔ چار روز کے بعد چلا آیا۔ اور جو ... اسلام میں شامل ہو چکے ہیں اُن کو بھی سنگ لایا۔ اس علاقہ میں داروغہ پولیس بہت ہی سخت آرہے ہیں۔ ... اس خیال میں لگا رہتا ہے۔ آریہ مذہب پر کوئی خرابی نہ آئے۔ جناب آپ بھی دعا کریں وہ اپنے کام کو بے رونق دے۔ اب چپ بیٹھنے کے دن نہیں۔ مولوی اور ... کب تک سوئینگے۔

راقم عبد الحق ... ضلع سہارنپور

عمر کریم کے نام کا اشتہار نمبر ۳۲

(رسالہ ... اپنی تحریر ... میں) (اہل حدیث مورخہ ... فروری ۱۹۱۰)

میں ایک مضمون اسی سرخی سے نکلا تھا۔ جسمیں ... رسالہ ... دیکھی ... اتفاق ہے لیکن میں اصل واقعہ کو ذرا ... چاہتا ہوں ... قرار ... بات معلوم ہوئی کہ عمر کریم خود ... اور ... رسالہ وغیرہ ... نام سے مشہور ہوتا ہو یا اخبار اہل فقہ ... نام سے مضمون چھپتا ہے۔ در حقیقت اُسکا مضمون نہیں ہوتا بلکہ ... صاحب ... ہو گویا ایک جان دو قالب ہیں۔ ... کارستانیاں ہوتی ہیں ... طرف سے ... مجھے تعجب ہوتا ہے۔ کہ عمر کریم اپنے کو حنفی کہتا ہوا حالانکہ کسی حنفی نے صحیح بخاری کی ... نہیں کیا ہو آخرش معلوم ہو گیا کہ یہ ... ہے جو کچھ ... میں ... رئیس ... شمار کئے جاتے تھے۔ اور اب زمانہ کی گردش سے ... مفلوک الحال ہو کر ... بر طعن و تشنیع کا شیوہ اختیار کیا ہوا اور عمر کریم ایسے بھولے بھالے حنفی کو اپنے دام میں لا کر آڑ میں ... بے شغلی کا شغل نکالا ہے ... تصدیق ہو گئی ہے ... سلیقہ سے ستم گاری میں ... کوئی ... اس پردہ زنگاری میں ... عمر کریم کا جواب دیا ہے پھر اور ... اشتہار نمبر ... شائع کیا ... اسکا بھی جواب ... رسالہ ... القدیر ... افشا ... حضرات ... جو کرامات ...

انتخاب الاخبار

مولوی محمد صاحب ازدبکا ضلع پیلی بھیت اپنی اہلیہ کی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کے ملتجی ہیں۔

مولوی صاحب موصوف پورب کے سفر کو گئے ہیں۔ پوربی احباب سے امید ہے کہ نیک سلوک سے پیش آئینگے۔

ہمارے ایک دوست محمد رمضان ضلع سیالکوٹ کو پچاس سالہ عمر میں لڑکا ہوا ناظرین سے دعا کے خواہشمند ہیں۔ (شکریہ میں غریب فنڈ کیلئے حسب وسعت بھیجی)

افسوس امیر صاحب مردہ مجددوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے ہیں۔ مگر زندہ مجدد کو قادیاں میں دیکھنے کو نہ گئے۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بھی امیر صاحب کے ہاں اس امر کی سفارش نہ کی۔ مناسب تو یہ تھا کہ گورنمنٹ قادیانی مجدد کو ہر وقت امیر صاحب کی خدمت میں رہنے کیلئے اتاچی مقرر کر دیتی تاکہ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی کہ تیرے کپڑوں سے بادشاہ تبرک حاصل کرینگے پوری ہو جاتی۔ (شاید آیندہ کو ہو جاوے)

امیر صاحب نے دہلی میں دربار عید فرمایا۔ درباریوں میں ہندو مسلمان دونو کے معزز شریک تھے۔ مگر درباریوں کی فہرست میں جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب اور مولوی عبد المجید صاحب کا نہ ہونا موجب افسوس ہے۔

امیر صاحب نے کلکتہ میں کسی قوم کا اڈریس نہیں لیا۔ بلکہ داخلہ کے وقت استقبال بھی بند کر دیا۔

امیر صاحب نے کلکتہ پہونچکر سب ضوابط کو بالائے طاق رکھکر سن مالی سیرین کیس جو جی میں آیا دیکھا کسی پروگرام کی پابندی نہیں کی۔

امیر صاحب نے جامع مسجد دہلی کے لئے چاندی کا ایک جھاڑ کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے مگر اس کی حفاظت مسجد میں کون کریگا۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۶ ماہ گذشتہ میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۱۵۵۵۹ اموتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں ۵۳۰۳ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۴۴۴۲ احاطہ بمبئی میں ۲۱۸۴ بنگال میں ۱۳۶۶ صوبجات متوسط میں ۱۲۲۰ اموتیں ہوئیں۔

بیدینی کا زور۔ فرانس میں لامذہبی اور بیدینی کا نہایت زور ہے گورنمنٹ فرانس نے مدرسوں اور سکولوں میں مذہبی تعلیم حکماً اور جبراً بند کر دی۔

پادریوں کو سرکاری گرجاؤں میں سے زبردستی نکال دیا۔ عدالتوں میں گواہوں سے حلف نہیں لیا جاتا۔ صرف اظہار بیان لے لیا جاتا ہے۔ فرانس کے لوگ تمام دنیا کے مذہبوں کو توہمات خیال کرتے ہیں۔ ٹرکی میں رومن کیتھولک عیسائیوں کے فوائد کی حفاظت سے بھی فرنچ گورنمنٹ نے دست برداری کر کے یہ خدمت گورنمنٹ اٹلی کو سپرد کر دی۔

اب اس ملحد اور منکر خدا قوم کا یہ خیال ہوا ہے کہ فرانس کے تمام سکوں پر جو خدا کا نام منقوش ہوتا ہے وہ بھی ڈر ہے اور خدا کا نام سکوں پر سے اڑا دیا جاوے۔

مسٹر گوکھلے آجکل شمالی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ الہ آباد لکھنؤ آگرہ۔ اور علیگڈھ میں سودیشی مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات اور موجودہ حالت پر لکچر دینگے۔

ایک اور مسلمان جج۔ مدراس کے اخبار مسلم پیٹریٹ کا بیان ہے کہ مدراس ہائیکورٹ میں عنقریب ایک مسلمان ایڈیشنل جج مقرر ہونیوالا ہے۔ (خدا کرے کہ کام کا مسلمان ہو نام کا نہو)

بمبئی میں چوہوں کی ہلاکت کی کارروائی بڑے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ افسران حفظان صحت نے اس بات کو قطعی طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ چوہے بھی طاعون کا سبب ہیں۔ (قادیانی مسیح کے اول مکذب یہی ہونگے)

نواب صاحب بہاولپور کو بھی جدہ میں دس روز کوارنٹائن بھگتنا پڑا مطلق رعایت نہیں کی گئی۔

کلکتہ میں ہز مجسٹی امیر کے دیکھنے اور ان کی وضع قطع کے امتحان کرنے کی غرض سے ایک قافلہ اولوالعزم جاپانیوں کا وارد ہوا ہے۔ جس کے ساتھ جاپانی فوج آنیوالے سات اسٹاف افسران بھی ہیں۔ یہ لیستہ قد جاپانی لوگ جب بازار یا گلی کوچہ سے گذرتے ہیں۔ وہیں چیئرز کے سرگرم اور پرجوش نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

سردار ضیاء الملت الدین خان صاحب ولیعہد امیر صاحب کابل نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ مارچ کو ہز مجسٹی کی خیر مقدم کے لئے ایک دربار منعقد کیا جائیگا۔ جس میں سرداران قبائل اور علما شریک ہونگے۔ اس دربار میں غالباً ہز مجسٹی امیر صاحب سیاحت ہند کے دلچسپ تجربات اپنی قوم کے سامنے بیان کرینگے (ترقی کے آثار ہیں)

ahmadimuslim.de

نوٹس

آج کل یہ عام شکایت ہے کہ نئی تعلیم یافتہ نوجوان دو شعار سی اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص ڈبی بازار میں ایک دکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیاں۔ پنسلیں۔ بتیاں۔ آئینے۔ موم بتیاں۔ سوتی اونی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ بید۔ ہر قسم تولئے۔ ٹین لیمپ ہر قسم کے چھتریاں چھتریاں۔ فیتے۔ رنگین۔ شیشے۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹوپیاں سرگرم و سرد ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے کفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ سارے لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے۔ جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری بات کی تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں +

نوٹ: ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۶ ۔ ۵ سے فی درجن اونی ریشمی سے للعہ فی درجن۔ آنری پنٹ قلم قیمت ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ عہ سے عیہ تک مل سکتی ہے +

المشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار۔ لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو تحریر کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ میں روپے۔ جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں +

المشتہر

مینیجر شفاخانہ شاہی چوک منڈی لاہور

... دواخانہ

برقی بسٹ

امریکہ میں ان شیشیوں میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست ہوکر ان کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراک کی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے غرضیکہ یہ بسٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ہے

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ومُمْسِک ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت عہ

مومیائی

ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ ہر قسم کی کمزوری درد کمر وغیرہ کے لئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگتے ہی دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مبنی و مولد خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک معہ محصول عہ

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ اور دماغ کمزور ہو نزلہ اور درد سر سے تنگ آ گئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو اس معجون کو استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایتیں رفع ہو جائنگی فی ڈبیہ عہ معہ محصول

ممسک جریان

اس کے استعمال سے جریان بند منی گاڑھی ہوتی ہے اور گاڑھی ہونی شروع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی عہ

ہاضمہ کی گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کے واسطے میں عجیب الاثر ہیں قیمت فی شیشی عہ معہ محصول

نوٹ: علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے دوائی طلب کرتے وقت پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاوے +

المشتہر پروپرائیٹر دی میڈیسن ٹریڈنگ ایجنسی امرتسر کٹڑہ ...

حسب الارشاد مولینا (ابوالوفا مولوی ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) اہلحدیث پرنٹنگ پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

رسالہ ... صفحہ ... سے ... اس رسالہ میں ... بصیرت کتاب ... علوم دینی القرآن ... صفحہ ... اسلام ... صفحہ ... ناظرین ... اہل اسلام کو ... کہہ سکتے ہیں ... بھی ہندوستان ... پھر کوئی صاحب ... سالانہ اسکی قیمت ... ہرگز نہیں ... کون مسلمان ہیں ... کے مصداق بنکر ... میں سبقت کرنے ... اور وہ کون ... بھائیوں کو اس ... کوشش کرتے ... ہیں اور قیمت ... ان کو مفت ... اپنے اپنے ... باقی کیلئے ... ہے ... قیمت لیجائیگی ... ہم ہو ... کتابیں انعام ... مرزا محمد یوسف ... منیجر